یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب دو نئے افراد یا مختلف تہذیبوں کے لوگ ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو ان کے درمیان ضروریات زندگی کی تکمیل اور بات چیت کے نتیجے میں ایک نئی

اردو زبان کا تاریخی پس منظر

تہذیب وزبان کی راہ ہموار ہونے لگی جو بتدریج کسی ملک وقوم کی تہذیب وثقافت اور علم وادب کا حصہ بن کر اس ملک وقوم کی ترقی وخوش حالی کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ ایسے ہی میل جول، آپسی تعلقات اور اخذ وقبول کے نتیجے میں اردو کی فضا ہموار ہوئی۔ گیارھویں صدی عیسوی میں دو قوموں کے باہمی اختلاط و ارتباط سے اردو زبان کا آغاز ہوا۔ جب مسلمان ہندوستان آئے تو ان کی زبان عربی، فارسی یا ترکی تھی لہٰذا وہ بات چیت میں زیادہ تر اپنی زبان کا استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ وہ پوری طرح سے مقامی زبان سے واقف نہیں تھے اس لئے اظہار قصد کے واسطے ملے جلے الفاظ استعمال کرنے لگے۔ مقامی الفاظ و زبان اور ہندوستانی مزاج وماحول کا یہی ملا جلا انداز ایک مشترکہ تہذیب اور نئی زبان کا ذریعہ بنا۔ اس زبان کو تاریخی پس منظر میں مختلف ناموں یعنی ریختہ، ہندوی، اردوئے معلی، ہندوستانی اور اردو کے نام سے جانا گیا۔

تاریخی اعتبار سے اردو ایک جدید ہند آریائی زبان ہے جس کا تعلق قدیم ہند آریائی زبانوں سے بھی ہے۔ اس رشتے اور تعلق کی وضاحت کے لئے پہلے ہند آریائی زبانوں کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ اردو زبان کے دوسری زبانوں سے رشتے اور ماخذ کی نوعیت سامنے آسکے۔ ہند آریائی زبان کے تین عہد مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) قدیم ہند آریائی (1500 ق م سے 500 قبل مسیح تک)

قدیم ہند آریائی دور کو ویدک، سنسکرت اور کلاسیکل سنسکرت کے ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسی دور میں چاروں وید یعنی رگ وید، سام وید، یجروید اور اتھروید ملتے ہیں۔

(2) وسطی ہند آریائی (500 ق م سے 1000 عیسوی تک)

ماہرین لسانیت نے وسطی ہند آریائی کے تین ادوار قائم کئے ہیں۔ پہلا دور 500 ق م سے مسیحی سنہ کی ابتدا تک کا دور ہے۔ یہ دور پالی کا دور ہے۔ یہی پراکرت کا پہلا روپ تھا۔ پالی کو قدیم مگدھی بھی کہتے ہیں۔ دوسرا دور مسیحی سنہ کی ابتداء سے 500 تک شمار کیا جاتا ہے۔ یہ دور پراکرت کا دور کہلاتا ہے۔

سنسکرت سے نکلنے والی مقامی زبانوں کو پراکرت کے نام سے جانا جاتا ہے گویا اس دور میں بولی جانے والی پراکرت کی کئی قسمیں ہیں۔ اس عہد کی پانچ پراکرتوں کا ذکر عام طور پر لسانی تاریخوں سے ملتا ہے مثلاً:

مہاراشٹری پراکرت: اس پراکرت کے نام سے ہی اس زبان کا مہاراشٹرا سے تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ مراٹھی اسی سے نکلی ہے۔

شورسینی پراکرت: اس کا تعلق متھرا کے علاقے سے ہے۔ اس پر سنسکرات کے اثرت ہیں۔

(3) جدید ہند آریائی (1000 عیسوی تا حال)

لسانیت کے ماہرین نے ہندوستان کی جدید زبانوں کی پیدائش کے سلسلے میں پراکرت کے بجائے اپ بھرنش کے اثرات کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں شورسینی اپ بھرنش، مگدھی اپ بھرنش، اردھ مگدھی اپ بھرنش اور مہاراشٹری اپ بھرنش کے نام لئے ہیں۔ شورسینی اپ بھرنش چار بولیوں پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔

1- کھڑی بولی یا ہندوستانی (موجودہ اردو ہندی)

2- راجستھانی

3- پنجابی

4- گجراتی

اردو ایک جدید ہند آریائی زبان ہے۔ جدید ہند آریائی دور کو اپ بھرنش کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ سبھی جدید ہند آریائی زبانیں انہی اپ بھرنشوں سے وجود میں آئیں۔ ان اپ بھرنشوں کی تعداد پانچ ہے۔

اس طرح اردو کا رشتہ قدیم ہند آریائی، وسطی ہند آریائی اور جدید ہند آریائی زبانوں سے واضح ہو جاتا ہے۔ گویا سنسکرت کے زوال کے بعد پالی اور پراکرت نے ترقی کی۔ امتداد زمانہ کے ساتھ پراکرت میں تبدیلیاں رونما ہوئیں اور پراکرت کی جگہ اپ بھرنشوں نے لے لی۔ پراکرتوں سے پیدا ہونے والی ان اپ بھرنشوں سے مختلف جدید ہند آریائی زبانیں وجود میں آئیں۔ اردو اور ہندی انہی جدید ہند آریائی زبانوں میں سے ایک ہیں۔

مذکورہ بالا جائزے سے اردو ہندی کے مابین مماثلتیں، فرق اور دوسری زبانوں سے رشتے کی نوعیت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ رشتے جہاں اردو کی دیگر زبانوں کی خصوصیات کو اپنانے کی خوبی کو ظاہر کرتے ہیں وہیں دوسری زبانوں سے اخذ و استفادہ کرنے کی اردو کی فراخ دلی کا کھلا ثبوت ہیں۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ اردو مشترکہ اقدار اور گنگا جمنی تہذیب کی علم بردار ہے تو بے جا نہ ہوگا۔